- درس قرآن: روزہ کی فرضیت اور حکمتیں
- درس حدیث: سحر و افطار کی فضیلت
- درود شریف پڑھنے پر 80 سال کی عبادت کا ثواب
- لیلۃ القدر کا بیان
- پریشانیوں کا حل قرآنی وظائف
- رمضان المبارک میں محروم اشخاص کی شناخت
- ماہ شوال اور عید الفطر کے مسنون اعمال
- اسلامی تاریخی معلومات
- روزہ کے ضروری مسائل

اس شمارہ میں پڑھیے

بچوں کا صفحہ	خواتین کا صفحہ
درخت اور اخلاص	زکوٰۃ کے متعلق چودہ سوال و جواب

تفصیلی فہرست صفحہ نمبر 2 پر دیکھیے

شمارہ-63-64 | جلد 6 | مارچ-اپریل 2024ء / رمضان المبارک-شوال المکرم 1445ھ

رابطہ کے لیے

مدیر اعلیٰ: مفتی عبدالقیوم آرائیں حقانی صاحب
ماہنامہ دعوتِ دین لاڑکانہ
03337532359 / 03003295730
الحسنین گرامر اسکول نزد سٹی اسکول لاڑکانہ

قیمت فی شمارہ 50 روپیہ
سالانہ فیس 600 روپیہ

عنوانات

عنوان	صفحہ
رمضان میں تہجد پڑھنا آسان ہے	03
روزہ دار کے لیے دو خوشیاں	04
درس قرآن: روزہ کی فرضیت اور حکمتیں	05
درود شریف پڑھنے پر 80 سال کی عبادت کا ثواب	07
درس حدیث: سحر وافطار کی فضیلت	08
لیلۃ القدر کا بیان	10
پریشانیوں کا حل قرآنی وظائف	12
رمضان المبارک میں میں محروم اشخاص کی شناخت	13
ماہ شوال اور عید الفطر کے مسنون اعمال	18
اسلامی تاریخی معلومات	22
روزہ کے ضروری مسائل	23
بچوں کا صفحہ: درخت اور اخلاص	29
خواتین کا صفحہ: زکواۃ کے متعلق چند اہم سوال وجواب	31
محبت بھرے رویے	32

ماہنامہ "دعوتِ دین" میں اپنے خطوط
اور مضامین اس ایڈریس پر بھیجئے۔
مدیر اعلیٰ: ماہنامہ "دعوتِ دین" لاڑکانہ
Email:
aqayoom1981@gmail.com
واٹس اپ نمبر: 03003295730

رمضان میں تہجد پڑھنا آسان ہے

شیخ طریقت، شفیق الامت، محبوب العلماء والصلحاء
حضرت اقدس ڈاکٹر عبد السلام صاحب دامت برکاتہ (ایبٹ آباد)

یہ رمضان کی مبارک گھڑیاں ہیں، اس میں ہم اپنے آپکو عبادات میں ڈال دیں اور پھر اللہ پاک سے اعمال کی توفیق مانگیں۔

رمضان میں تہجد پڑھنا کوئی مشکل بات نہیں ہے، کیوں کہ سحری کے لیے ہم سارے اٹھتے ہیں، اسلیے تھوڑا سویرے اٹھ جائیں، دو چار رکعت تہجد کے نوافل ادا کرلیں اور پھر اللہ پاک سے دعائیں مانگیں، کیونکہ رمضان کی مبارک گھڑیوں میں دعائیں قبول ہوتی ہیں، خاص کر رمضان میں اور تہجد کے وقت اللہ پاک کی رحمت متوجہ ہوتی ہے۔

تہجد کے وقت اللہ پاک کی رحمت آخری آسمان پر اترتی ہے، اور اللہ پاک اتنے کریم ہیں کہ رب ہو کر، صفات والا ہو کر اور قدرت والا ہو کر اپنے بندوں سے مخاطب ہوتا ہے کہ کوئی ہے مجھ سے مانگنے والا؟ کوئی ہے سوال کرنے والا؟ کوئی ہے گناہوں کی معافی چاہنے والا؟ کوئی ہے توبہ کرنے والا؟ کوئی ہے پریشان حال؟ جسکی پریشانی کو میں دور کروں۔

تو اگر کوئی اس وقت اٹھ کر ان سوالات کا جواب دیدے کہ اے رب العزت! میں نے اتنے گناہ کیے ہیں کہ میرے گناہوں سے آسمان اور زمین کا جو خلا ہے وہ بھر جائے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ میں نے گناہ کیے ہیں، لیکن اے رب العزت! ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آپکی مغفرت کی وسیع خبر دی ہے، آج میں اس وسیع مغفرت کو آپکی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں، آج تک میں نے جتنے گناہ کیے ہیں ان سارے گناہوں کو معاف فرما۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہے اور ہمیں یقین ہے آپکی مغفرت میرے گناہوں سے کہیں زیادہ ہے۔

(اقتباس از بیان ختم القرآن، مدرسہ وبلال مسجد کاکول روڈ ایبٹ آباد بتاریخ 22مارچ 2024)

روزہ دار کے لیے دو خوشیاں

ارشادات: محبوب العلماء پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مدظلہ
انتخاب: مولانا رفیق احمد کوریجہ صاحب (لاڑکانہ)

بخاری شریف کی ایک روایت ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔

1۔ جب افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔

2۔ جب اپنے رب سے ملے گا تو روزہ کے سبب سے خوش ہوگا۔

(صحیح بخاری، حدیث 1904)

ایک خفیہ معاہدہ:

روزہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان ایک خفیہ معاہدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: انسان کے ہر عمل کا بدلہ ہے، مگر روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ ہوں۔

(صحیح بخاری، حدیث 1904)

چنانچہ باقی ہر قسم کی عبادت کا ثواب فرشتے لکھتے ہیں، مگر روزہ کے بارے میں فرشتے یہ لکھتے ہیں کہ اس نے روزہ رکھا۔ اس کا اجر اور بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ خود دیں گے۔

(خطبات فقیر، ج9 صفحہ 255)

درسِ قرآن — روزہ کی فرضیت اور

مفتی عبدالقیوم آرائیں حقانی صاحب مدظلہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جسطرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھے، تاکہ تم تقویٰ حاصل کرو۔

تشریح: حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت عیسیٰؑ تک تمام انبیائے کرام عہ کی امتوں میں کسی نہ کسی شکل میں ہر امت پر روزہ فرض رہا ہے۔ مسلمانوں کی تسلی کے لیے اللہ پاک نے ارشاد فرمایا کہ روزہ رکھنے کی مشقت صرف تم برداشت نہیں کر رہے ہو بلکہ گذشتہ امتیں بھی روزے رکھتی تھیں، لہذا یہ کوئی نئی عبادت نہیں ہے کہ تم اس سے گھبرا جاؤ۔

واضح رہے کہ ہر امت کے روزوں کی تعداد مختلف تھی، لیکن پورے ایک مہینے کے روزے صرف امتِ محمدیہ ﷺ کی خصوصیت ہیں۔ یہاں امتِ محمدیہ اور دوسری امتوں کے درمیان تشبیہ صرف نفس روزے کی فرضیت میں ہے۔ تعداد اور تفصیلات میں نہیں۔

چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام پر ایامِ بیض (ہر مہینے کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ) کے روزے فرض تھے۔

حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

یہود پر 10 محرم الحرام، ہفتہ اور اس کے سوا کچھ دنوں کے روزے فرض تھے۔

نصاریٰ پر رمضان کے مخصوص دنوں کے روزے فرض تھے۔ (معالم العرفان جلد 3 صفحہ 179)

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پچھلی امتوں پر جس طرح روزے کو فرض فرمایا تھا اسی طرح امتِ محمدیہ ﷺ پر بھی روزے فرض کیے ہیں، جس کا تقاضا یہ ہے کہ روزہ کے فرض

ہونے کا بھی عقیدہ رکھا جائے کیونکہ یہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے، جس پر اسلام کی بنیاد قائم ہے اور پورے مہینے کے روزے رکھنے کا بھی اہتمام والتزام کیا جائے، حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر بلا کسی عذر کے رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دے اور اسکے بدلے غیر رمضان میں اگر ساری عمر بھی روزے رکھے تو اسکا بدل نہیں ہو سکتا۔(ترمذی جلد 1 صفحہ 272)

روزہ کی حکمتیں

1: **روزہ کی ایک حکمت** یہ ہے کہ مسلمانوں میں تقویٰ پیدا ہو جائے۔

فائدہ: تقویٰ کیا ہے؟ ایک صحابی رسول ﷺ سے کسی نے سوال کیا کہ تقویٰ کیا چیز ہے؟ انہوں نے پوچھنے والے سے کہا: کیا تم کسی ایسے تنگ راستے سے گذرے ہو جس کے دونوں طرف خاردار جھاڑیاں ہوں، کہا ہاں! فرمایا اس وقت کیا کرتے ہو؟ کہا اپنے کپڑوں کو سمیٹ لیتا ہوں تاکہ کانٹوں میں نہ الجھیں، فرمایا! بس یہی تقویٰ ہے۔

غور کیا جائے تو اس دنیا کی زندگی کے بارے میں یہ ایک بہترین مثال ہے، کیونکہ ہماری زندگی کا راستہ دونوں طرف سے خواہشات کی خاردار جھاڑیوں سے گھرا ہوا ہے، اگر ہم پھونک پھونک کر قدم نہ رکھیں تو خطرہ ہے کہ کہیں ہمارا دامنِ حیات ان میں الجھ کر تار تار نہ ہو جائے، روزہ ہمیں پھونک پھونک کر قدم رکھنے کا سبق دیتا ہے، ہمارے اندر ضبطِ نفس کی طاقت پیدا کرتا ہے اور آخرت کے حساب کی یاد دلاتا ہے۔

2: **روزہ کی دوسری حکمت** یہ ہے کہ مسلمان کا مزاج ایسا بن جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کر کے تمام نافرمانیوں سے بچنے والا بن جائے۔ اسکی طاقت اسکے اندر موجود ہے، تبھی تو روزہ کی حالت میں تمام نعمتوں کی موجودگی کے باوجود، اور انکے استعمال کی طاقت ہونے کے باوجود حلال اشیاء کے استعمال کو چھوڑ دیتا ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ وہ حرام اشیاء کا استعمال نہیں چھوڑتا؟ ایسا صرف اسکی غفلت، سستی، کوتاہی یا نہ چھوڑنے کی ضد اور ہٹ دھرمی ہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ تو یاد رکھیے! اللہ تعالیٰ کو مسلمان کا کھانا پینا چھوڑ دینے کے عمل کی قطعا کوئی ضرورت نہیں، لہٰذا مسلمان کے اس بے جان عمل پر اسے بھی بھوک اور پیاس کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

روزہ اور رزہ دار کی فضیلت

1۔ روزہ، روزہ دار کے لیے حفاظت ہے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے۔ کتنے افسوس کی بات ہے ان روزہ داروں کے لیے جو بد نظری، بد گوئی، غیبت، جھوٹ، فحش باتوں، لڑائی جھگڑوں اور گانے وغیرہ سننے جیسی بد اعمالیوں سے اس ڈھال کو پھاڑ دیتے ہیں۔

2۔ روزہ داروں کے لیے جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔

3۔ روزہ دار کا اُخروی اعزاز یہ ہے کہ روزہ دار کے جنت میں داخلے کے لیے ایک خاص دروازہ مقرر کیا گیا ہے جس کا نام "باب الریان" ہے۔

4۔ روزہ رکھنے والے اللہ پاک کو اتنے محبوب ہیں کہ انکے منہ کی بُو اللہ جل شانہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

5۔ روزہ داروں کے لیے ملائکہ اور سمندر کی مچھلیاں تک استغفار و دعا میں مشغول ہو جاتی ہیں۔

درود شریف پڑھنے پر 80 سال کی عبادت کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے یہ درود شریف 80 مرتبہ پڑھے تو اس کے 80 سال کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور 80 سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

درسِ حدیث — سحر وافطار کی فضیلت

مفتی عبدالقیوم آرائیں حقانی صاحب مدظلہ

قال النبی ﷺ تَسَحَّرُوا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃٌ (الحدیث)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا:

سحری کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

تشریح: سحری کھانے کے فوائد

سحری کرنا مستحب ہے۔ س حری کے وقت اٹھ کر سحری کرنے سے روزہ دار کو طاقت، قوت اور بہت سے وقتی منافع حاصل ہوتے ہیں۔ مثلا دعا کرنا، تہجد پڑھنا، استغفار کرنا غرض سحری کا وقت عجیب رحمت و برکت کے نزول کا وقت ہے۔

سحری کرنا حضور ﷺ کی سنت بھی ہے۔ایک مرتبہ آپ ﷺ نے حضرت عرباضؓ کو سحری کے کھانے کیلئے یہ کہہ کر مدعو فرمایا ھَلُمَّ اِلَی الغَذَاءِ الْمُبَارَكِ یعنی اس بابرکت غذا کی طرف آئو۔ لہٰذا اگر کسی کا سحری کھانے کو دل نہ چاہے تو صرف پانی پینے سے بھی سحری کا ثواب مل جائے گا۔ (مراقی الفلاح طحطاوی مواہب)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے اَلسَّحوْرُ بَرَکَۃٌ فَلَا تَدْعُوْا اَنْ یَّجْرَعَ اَحَدُکُمْ جُرْعَۃَ ماءٍ فَاِنَّ اللہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الْمُتَسَحِّرِیْنَ سحری میں برکت ہے بس اس کو نہ چھوڑو اگرچہ اتنا ہی ہو کہ کوئی تم میں سے ایک گھونٹ پانی ہی پی لے بیشک اللہ پاک اور اس کے فرشتے سحری کرنے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ (مراقی الفلاح، طحاوی)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: ہمارے اور اہل کتاب کے درمیان روزہ میں فرق سحری کھانے کا ہے۔

افطار کی فضیلت: ترمذی شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے سب بندوں میں سے وہ بندہ مجھے زیادہ پیارا ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ تین باتیں رسولوں کے اخلاق میں سے ہیں افطار میں جلدی کرنا، سحری میں تاخیر کرنا اور نماز

میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنا۔(مشکوٰۃ مراقی الفلاح)

حدیث شریف میں ہے کہ ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ افطار میں جلدی کریں گے۔اس جلدی سے مراد یہ ہے کہ ستاروں کے چمکنے سے پہلے پہلے افطار کرلیا جائے، ایسا افطار کرنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ ہو گا۔(بخاری، مسلم وترمذی)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے کہ وہ برکت یعنی زیادہ ثواب ہے اور اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے کرلے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ اس حدیث کے موافق اگر کسی نے کھجور کے ہوتے ہوئے پانی سے شروع کیا یا پانی پر اکتفاء کیا تو سنت کی مخالفت ہو گی۔

سوال: بعض لوگ اتنی جلدی افطاری کرتے ہیں کہ وقتِ افطار ہونے میں ابھی شک ہی رہتا ہے کہ افطار کا وقت ہوا ہے یا نہیں، ایسے شک میں افطار کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں روزہ کی قضا ضروری ہے مگر کفّارہ میں اختلاف ہے۔

ابو جعفر رضہ کے قولِ مختار کی بنا پر اس روزہ کی افطار میں کفارہ بھی لازم آئے گا۔ اور اگر بعد میں یہ ثابت ہو گیا کہ ابھی دن تھا تو بالاتفاق قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ **نوٹ**: حدیث شریف میں ہے کہ جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کروایا تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائیں گے۔

وقت سے پہلے افطار کرنے والوں کے لیے وعید

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سو رہا تھا کہ دو شخص آئے اور میرے بازو کو پکڑ کر ایک پہاڑ کے پاس لے گئے اور مجھ سے کہا کہ چڑھیے! میں نے کہا مجھ میں طاقت نہیں، انھوں کہا کہ آسان کردیں گے، پھر مجھے آگے لے جایا گیا میں نے وہاں ایک قوم کو دیکھا کہ وہ لوگ الٹے لٹکائے ہوئے ہیں ان کی باچھیں چیری جارہی ہیں جن سے خون بہتا ہے۔ میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو وقت سے پہلے روزہ افطار کرتے تھے۔ اسلیئے افطار کرنے میں اتنی جلدی نہ کرو کہ وقت سے پہلے افطار کرنا لازم آجائے۔(کتاب الصیام)

لیلۃ القدر کا بیان

مفتی عبدالقیوم آرائیں حقانی صاحب مدظلہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۭ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ڏ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۭ تَنَزَّلُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙ سَلٰمٌ ڕ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔

ترجمہ: بے شک ہم نے اس (قرآن مجید) کو لیلۃ القدر میں نازل کیا ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔اس رات میں فرشتے اور روح (یعنی جبریل عہ) اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے نازل ہوتے ہیں۔ (یہ رات) طلوعِ فجر تک سلامتی ہی سلامتی ہے۔

لیلۃ القدر کا معنٰی اور مفہوم

لیلۃ کا معنٰی ہے رات، اور قدر کا ایک معنٰی ہے بلند مقام اور بلند مرتبہ۔اس اعتبار سے اس رات کو **لیلۃ القدر** اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ رات سال کی باقی راتوں کے مقابلے میں یہ زیادہ بلند مقام اور مرتبے والی رات ہے، یا اس لئے کہ اس رات میں عبادت کی قدر و منزلت باقی راتوں کی نسبت سے ہزار مہینوں سے بھی زیادہ ہے اس لئے اس رات کو لیلۃ القدر کہتے ہیں۔

قدر کا ایک **معنٰی** "تنگ" کے بھی ہے، چونکہ اس رات میں آسمان سے فرشتے اور روح الامین اُترتے ہیں، ان کے اُترنے سے زمین تنگ ہو جاتی ہے اس واسطے اس کو **لیلۃ القدر** کہتے ہیں۔

لیلۃ القدر کے فضائل

1: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے لیلۃ القدر میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کیا تو اس کے گزشتہ سارے گناہ بخش دیئے گئے۔(متفق علیہ)

2: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا رمضان میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے، جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا۔(احمد، نسائی)

3: آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ لیلۃ القدر میں جبریلؑ فرشتوں کی ایک جماعت سمیت زمین پر نازل ہوتے ہیں اور ہر اس شخص کے لیے دعا کرتے ہیں جو کھڑے بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہا ہو۔

4: حضور ﷺ کو ایک بار گذشتہ لوگوں کی بڑی عمریں دکھائی گئیں تو آپ ﷺ نے اپنی اُمت کی عمریں کم ہونے کی وجہ سے انکے جتنے اعمال کرنے سے قاصر سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو لیلۃ القدر کی رات عطا فرمائی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔(موطا امام مالک)

لیلۃ القدر کی دعا

ترمذی شریف میں روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر مجھے کسی طرح شب قدر معلوم ہو جائے تو اس میں کونسی دعا مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعا مانگو

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

اے اللہ! تُو معاف کرنے والا ہے، تُو معاف کرنے کو پسند رکھتا ہے، پس میرے گناہ معاف فرمادے۔

لیلۃ القدر کی خصوصیات

(1) اس رات قرآن پاک نازل ہوا۔(سورہ قدر)

(2) اسی رات میں ملائکہ کی پیدائش ہوئی۔(مظاہر حق)

(3) اسی رات جنت میں درخت لگائے گئے۔(مظاہر حق)

(4) اسی رات حضرت آدم علیہ السلام کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا۔(در منشور)

(5) اس رات توبہ قبول ہوتی ہے(در منشور)

(6)۔اسی رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اُٹھائے گئے۔(در منشور و بیان القرآن)

(7) اسی رات آسمان کے دروازے کھلے رہتے ہیں۔

(8) اس رات سمندر کا پانی میٹھا ہوتا ہے جیسے عبادہ بن ابی لباء کہتے ہیں کہ میں نے رمضان کی ستائیسویں شب کو سمندر کا پانی چکھا تو بالکل میٹھا تھا اور ایوب بن خالد کہتے ہیں کہ مجھے نہانے کی ضرورت ہوئی تو میں نے سمندر کے پانی سے غسل کیا تو وہ بالکل میٹھا تھا اور یہ شب 23 رمضان المبارک تھی۔(تفسیر ابن کثیر رحہ)

(9) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اس رات لوحِ محفوظ سے رزق، بارش، موت، زندگی، یہاں تک کہ حاجیوں کی تعداد نقل کر کے ملائکہ کو دی جاتی ہے۔ (روح المعانی)

لیلۃ القدر کی رات کونسی ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان شریف کے آخری عشرہ کی اِکی راتوں میں تلاش کیا کرو۔ معلوم ہوا کہ لیلۃ القدر کی رات رمضان شریف کے آخری عشرہ کی ان راتوں 21، 23، 25، 27، 29 میں سے کسی رات میں بھی ہو سکتی ہے۔

لیلۃ القدر کے بارے میں بعض اہل اللہ کا تجربہ

چاند جمعہ کے روز ہو تو **لیلۃ القدر** 27 رمضان المبارک کو ہو گی۔
چاند ہفتہ کے روز ہو تو **لیلۃ القدر** 23 رمضان المبارک کو ہو گی۔
چاند اتوار کے روز ہو تو **لیلۃ القدر** 29 رمضان المبارک کو ہو گی۔
چاند پیر کے روز ہو تو **لیلۃ القدر** 21 رمضان المبارک کو ہو گی۔
چاند منگل کے روز ہو تو **لیلۃ القدر** 27 رمضان المبارک کو ہو گی۔
چاند بدھ کے روز ہو تو **لیلۃ القدر** 23 رمضان المبارک کو ہو گی۔
چاند جمعرات کے روز ہو تو **لیلۃ القدر** 25 رمضان المبارک کو ہو گی۔

پریشانیوں کا حل قرآنی وظائف

لڑکی کے رشتہ کیلئے ایک مجرب عمل

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (سورہ قصص آیت 24)

اگر آپکی لڑکی کیلئے رشتہ نہ آتا ہو یا آتا ہو مگر رشتہ پسند نہ آتا ہو تو آپ ایک سو بارہ مرتبہ یہ دعا اور تین مرتبہ سورۂ والضُّحٰی پڑھیں، ہر ماہ گیارہ دن تک پڑھیں اور تین ماہ یہ عمل جاری رکھیں، ان شاء اللہ مناسب رشتہ مل جائیگا۔

رمضان المبارک میں محروم اشخاص کی شناخت

مولانا مظہر الدین سومرو صاحب مدظلہ

قارئین اکرام! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہر چیز کا ایک سیزن ہوتا ہے جس میں وہ چیز سستی ملتی ہے، کوئی آئوٹ لیٹ ہوتا ہے تو اس پر ڈسکاؤنٹ ہوتا ہے تو لوگ جوق در جوق اس کی طرف مائل ہوتے ہیں اور جا کر خریداری کرتے ہیں۔ بلکل اس طرح نیکوں کا بھی سیزن ہوتا ہے جس میں ایک نیکی کے بدلے 70 نیکیوں کا اجر ملتا ہے وہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔ یہ مہینہ مسلمانوں کو تحفے کے طور پر دیا گیا ہے، تحفہ بلا معاضہ ہوتا ہے تو نیکیاں بھی بلا معاوضہ ہوتی ہیں ایک نیکی کرو تو بدلے میں ستر نیکیاں ملتی ہیں نفل پڑھو تو فرض کا ثواب ملتا ہے۔

اس مہینے میں شیطاطین کو اللہ تعالی قید کر دیتا ہے تاکہ بندوں کی عبادات میں خلل پیدا نہ ہو، یہ مہینہ داخل ہوتے ہی مسلمانوں پر روزہ فرض ہو جاتا ہے اللہ تعالی قرآن پاک میں فرماتا ہے فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ یعنی جو شخص بھی یہ مہینہ پائے وہ اس میں ضرور روزہ رکھے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ سب مسلمانوں پر روزہ فرض ہے اور جو معذور ہو تو اس کے لیئے رخصت ہے کہ جب اس کا عذر ختم ہو جائے تب وہ قضا کر کے روزہ رکھے۔

روزہ رکھنے کا مقصد: روزہ رکھنے کا مقصد قربِ الہی ہے تاکہ اللہ تعالی کی رضا نصیب ہو۔

رمضان کے مہینے میں بخشش سے محروم لوگ: رمضان المبارک کے مہینے میں اکثر لوگوں کی بخشش ہو جاتی ہے لیکن کچھ ایسے بدبخت بھی ہیں جو اس مہینے میں بھی محروم رہتے ہیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ذکر کی جاتی ہے۔

1: شراب پینے والا

2: والدین کی نافرمانی کرنے والا

3: رشتہ توڑنے والا

4: کینہ رکھنے والا

1: شراب پینے ولا۔

شراب پینے والا شخص رمضان المبارک میں بھی بخشش سے محروم ہو گا۔ کیونکہ شراب ابتدائے اسلام میں پینا جائز ہوتی تھی اس کے بعد پینے کے بارے میں آہستہ آہستہ سختی آتی گئی ہے اور آخر میں بلکل اس کی حرمت نازل ہو گئی۔ جیسے قرآن پاک میں ذکر ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے تھان اور جوئے کے تیر یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔

اس آیت کے بعد شراب مسلمانوں پر حرام ہو گئی ہے اگر اس کے بعد بھی کوئی پیئے گا تو گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو گا۔ اگر شراب پینے سے توبہ تائب نہیں ہوا تو اس کی بخشش رمضان المبارک کے مہینے میں بھی نہیں ہو گی اگرچہ وہ رمضان المبارک کے مہینہ میں ہی وفات کیوں نہ پا جائے۔

نوٹ: شراب پینا اتنا منحوس عمل ہے کہ اس میں ملوث سارے افراد پر اللہ تعالی کے رسول ﷺ نے لعنت فرمائی ہے جیسا کہ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں: حضورِ اقدس ﷺ نے شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت کی ہے: (1) شراب بنانے والے پر۔ (2) شراب بنوانے والے پر۔ (3) شراب پینے والے پر۔ (4) شراب اٹھانے والے پر۔ (5) جس کے پاس شراب اٹھا کر لائی گئی اس پر۔ (6) شراب پلانے والے پر۔ (7) شراب بیچنے والے پر۔ (8) شراب کی قیمت کھانے والے پر۔ (9) شراب خریدنے والے پر۔ (10) جس کے لئے شراب خریدی گئی اس پر۔

2 والدین کی نافرمانی کرنے والا

رمضان المبارک میں نیکیوں کی بارش کے باوجود اپنے والدین کی نافرمانی کرنے والا شخص رمضان المبارک میں بھی بخشش سے محروم ہو گا۔ کیونکہ قرآن پاک میں والدین کے ساتھ حسن سلوک رکھنے کے لئے متعدد مرتبہ ذکر کیا گیا ہے۔ والدین کی نافرمانی کو رسول اللہ ﷺ نے بڑے گناہ

کی فہرست میں شمار کیا ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے

الکبائر الإشراك باللہ، وعُقُوق الوالدين، وقتل النفس، واليمين الغَمُوس

یعنی کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو (ناحق) قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔

اللہ تعالی نے ہمیں والدین کی ہر بات میں اطاعت و فرمانبر داری کا حکم فرمایا ہے سوائے شرک کے، یعنی اگر وہ اللہ کے علاوہ شرک کرنے کا حکم دیتے ہیں تو پھر اس معاملے ان کی فرمابر داری نہیں کرنی باقی ہر معاملے میں ہمیں ان کی اطاعت کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

1۔ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا

یعنی ہم نے انسان کو اپنے والدین سے اچھا بر تاؤ کرنے کا حکم دیا ہے۔

2۔ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا

یعنی تمہارے پرورد گار نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو، اور نہ انہیں جھڑ کو۔ بلکہ ان سے عزت کے ساتھ بات کیا کرو۔

ان آیات میں اللہ تعالی نے والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک رکھنے کا حکم فرمایا ہے، اگر مضان میں بھی کسی شخص سے والدین ناراض ہیں تو وہ رمضان المبارک میں بھی بخشش سے محروم ہو گا۔

3۔ رشتہ توڑنے والا

رشتہ توڑنے والا بھی شخص رمضان المبارک میں بخشش سے محروم ہو گا۔ کیونکہ رشتہ داروں کو اسلام نے بہت بڑی فضیت کے ساتھ ذکر کیا ہے، حتی کہ اگر رشتہ دار غریب ہیں تو انکو زکوۃ، صدقات خیرات دینا افضل قرار دیا ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالی نے جہاں والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا حکم فرمایا ہے وہاں رشتہ داروں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک کا حکم فرمایا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ

یعنی (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے پکا عہد لیا تھا کہ: تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کروگے، اور والدین سے اچھا سلوک کروگے، اور رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں اور مسکینوں سے بھی۔ اور لوگوں سے بھلی بات کہنا، اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا۔ (مگر) پھر تم میں سے تھوڑے سے لوگوں کے سوا باقی سب (اس عہد) سے منہ موڑ کر پھر گئے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہتھیار اپنے قبضہ میں لیے تو رسول اللہ ﷺ کی تلوار میں، میں نے ایک رقعہ پایا اس میں لکھا تھا:

صِل من قطعك واحسن إلى من اساء إليك وقل الحق ولو على نفسك۔

یعنی جو تیرے ساتھ قطع رحمی کرے تُو اس کے ساتھ صلح رحمی کر، جو تیرے ساتھ برا معاملہ کرے تُو اس کے ساتھ اچھا سلوک کر اور حق بات کہہ اگرچہ وہ تیری ذات کے خلاف ہو۔

4. کینہ / بغض رکھنے والا

کینہ اور بغض رکھنے والا شخص بھی رمضان المبارک میں بخشش سے محروم ہوگا۔ کیونکہ فساد کی جڑ ہی کینہ، بغض اور حسد ہوتا ہے۔ حسد کی وجہ سے گلا اور غیبت ہوتی ہے اور فساد برپا ہوتا ہے اگر حسد نہیں ہوگا تو بہت سارے گناہوں سے بندہ بچ جاتا ہے۔ اور حسد اخلاق کے اعتبار سے بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ حاسد کسی کو ترقی کرتے ہوئے دیکھتا ہے تو بلاوجہ اس پر جلتا رہتا ہے اور وہ اپنے اندر جلن کی وجہ سے ذہنی مریض ہو کر ڈپریشن کا شکار ہو جاتا ہے۔

حسد حاسد کے دِل و دماغ کے لیے ایک مسلسل عذاب بنا کے رکھتا ہے اور تکلیف کے سوا اس کو کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ اور اسلام میں ہے کہ بلاوجہ اپنے اوپر مشقت ڈالنا حرام ہے جیسا کہ بندہ اپنے ہاتھ کو بلاوجہ کاٹ دے یا خودکشی کر دے۔ اور یہ حاسد بھی بلاوجہ اپنے اوپر مشقت ڈالتا

رہتا ہے جس کی وجہ سے حسد کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے۔

بُغض، کینہ، حسد کی تعریف

(بُغض، کینہ) ایک ایسا جذبہ ہے، جو انسان کو اندر ہی اندر دیمک کی طرح چاٹتا رہتا ہے۔ اس بیماری میں مبتلا حاسدین کو نہ عبادت میں سُرور ملتا ہے، نہ ہی دُنیاوی معاملات میں سُکون میسّر آتا ہے، یہاں تک کہ انہیں خونی رشتوں سے بھی بیگانہ کر دیتا ہے۔

حسد کے لغوی معنی کھجلانے، کھوکھلا کرنے کے ہیں۔ اس معنیٰ میں یہ حاسد کے دِل کو اندر سے کھوکھلا کر دیتا ہے۔

امام جرجانیؒ حسد کی اصطلاحی معنی یوں بیان فرماتے ہیں: حسد سے مراد ہے، صاحبِ نعمت سے نعمتوں کے زوال کی چاہت کرنا اور حاسد یہ تمنا کرتا ہے کہ دوسروں سے نعمتیں چِھن کر اُسے مل جائیں۔ یہ ایک خطرناک اخلاقی بُرائی ہے، جو ہر طرح سے بگاڑ کا باعث بنتی ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے، جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔
اس لئے حسد رکھنے والا شخص بھی رمضان المبارک کے مہینے میں بخشش محروم ہو جائے گا۔

حدیث شریف میں مذکور ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ممبر پر چڑھے تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: آمین، آمین، آمین۔ آپ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! پہلے تو ممبر پر چڑھتے وقت کبھی آپ نے ایسا عمل نہیں کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: آج ممبر پر چڑھتے وقت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا ہے کہ: اُس بندے کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک کو پایا پھر بھی جنت میں داخل نہ ہوا۔ میں نے اس پر آمین کہا۔

پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اُس بندے کی ناک بھی خاک آلود ہو جس پر رمضان آیا اور اُس کی مغفرت نہ کی گئی، تو میں نے آمین کہا۔

پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا: وہ شخص بھی ذلیل ہو جس کے سامنے آپ کا نام لیا گیا تو اس نے آپ پر درود نہ پڑھا۔ میں نے کہا: آمین۔۔ اللہ تعالی عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وماعلینا الا البلاغ

ماہِ شوال اور عیدالفطر کے مسنون اعمال

پیر حافظ محمد ابراہیم نقشبندی صاحب مدظلہ العالیہ
چیئرمین: الکہف ایجوکیشنل فاؤنڈیشن لاہور

اللہ تعالیٰ نے سال کے بارہ مہینے بنائے ہیں اور ہر مہینے کی اپنی اپنی جگہ پر بہت خصوصیات ہیں جن کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے ہر مہینے کو دوسرے مہینے سے ممتاز رکھا ہے۔

اسی طرح شوال المکرم بھی بہت سی خصوصیات کا حامل ہے جس وجہ سے یہ مہینہ دوسرے مہینوں سے ممتاز ہو جاتا ہے۔

ماہِ شوال میں رمضان کے روزوں کے بعد اگر کوئی چھ روزے رکھ لے تو اسے پورے سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے اس نے گویا ہمیشہ روزے رکھے، یعنی اس کو پورے سال روزے رکھنے کا ثواب ملے گا، اور اگر ہر سال اسی طرح اس نے شوال کے چھ روزوں کا اہتمام کیا تو گویا اس نے پوری عمر روزے رکھے، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا جس نے نیکی کی اسے اس کے بدلے دس گنا ثواب ملے گا (الانعام: 160) اس اعتبار سے ایک مہینے کا روزہ دس ماہ کے روزے کے برابر ہو گیا اور چھ دن کے روزے ساٹھ دن کے روزے کے برابر ہوئے، اس طرح بارہ ماہ یعنی مکمل ایک سال کے روزے رکھنے کا ثواب ملے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ شوال کے چھ روزے مسنون ہیں اور ان کی بڑی فضیلت ہے۔

شوال کے ان روزوں کو رکھنے کے لیے کوئی خاص ایام متعین نہیں ہیں بس شوال کے مہینہ میں کسی بھی دن رکھے جا سکتے ہیں۔ مسلسل اکٹھے چھ روزے بھی رکھ سکتے ہیں اور متفرق ایام میں بھی یہ چھ روزے رکھ سکتے ہیں سوائے عید کے دن کے کیونکہ اس دن روزہ رکھنے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے، لہٰذا عید کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں ہے اس کے علاوہ بقیہ کسی بھی دنوں میں روزہ رکھ کر یہ چھ روزے شوال کے مہینے میں پورے کیے جا سکتے ہیں۔

ماہ شوال المکرم کا شمار اشہر حج میں بھی ہوتا ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں : حج کے مقرر مہینے ہیں اس لئے جو شخص ان میں حج کرے تو وہ حج کے دوران اپنے بیوی سے میل ملاپ کرنے، گناہ کرنے، اور لڑائی جھگڑا کرنے سے بچا رہے۔ اور تم جو نیکی کروگے اس سے اللہ تعالی باخبر ہے، اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو سب سے بہترین توشہ اللہ کا ڈر ہے اور اے عقلمندو! مجھ سے ڈرتے رہا کرو۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ اشہر معلومات سے مراد شوال، ذی القعد اور عشرہ ذی الحجہ ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سے تاریخی واقعات اسی ماہ مکرم میں پیش آئے، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

حضرت عائشہؓ کا نکاح اور پھر رخصتی بھی اسی مہینہ میں ہوئی۔ غزوہ احد کے بعد واپسی پر غزوہ حمراء الاسد کا واقع ہونا، نبی کریم ﷺ کا حضرت ام سلمہؓ سے نکاح فرمانا، غزوہ خندق اور غزوہ طائف کا پیش آنا اور بیت المقدس کی فتح کا حاصل ہونا بھی اسی ماہ مقدس کے عظیم اور تاریخی واقعات میں شامل ہے۔

اس ماہ مکرم کی ایک اہم اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی پہلی تاریخ یعنی یکم شوال المکرم کو مسلمانوں کی دو شرعی عیدوں میں سے پہلی عید یعنی عید الفطر کا دن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو اس زمانہ میں اہل مدینہ نے دو دن مقرر کر رکھے تھے، جن میں وہ خوشیاں مناتے اور کھیل تماشے کرتے تھے۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا، یہ دو دن کیسے ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ان ایام میں ہم لوگ عہد جاہلیت کے اندر خوشیاں مناتے اور کھیلتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان دنوں کو دو بہترین دنوں میں تبدیل فرما دیا ہے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔

مسرت اور لذت کا حصول انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ انسان ابتدا ہی سے خوشیوں کا متلاشی رہا ہے۔ کچھ خوشیاں انفرادی ہوتی ہیں جن میں صرف فرد اور اس سے تعلق رکھنے والے چند اشخاص شریک ہوتے ہیں اور کچھ خوشیاں اجتماعی ہوتی ہیں جن میں کسی مذہب یا علاقے سے

وابستہ افراد من حیث القوم شریک ہوتے ہیں۔ خوشی کی ایسی تقریبات کے ایام جس میں کسی قوم کے افراد اجتماعی طور پر شریک ہوں اور انہیں مذہبی و ثقافتی حیثیت سے اپنا لیں، اس قوم کا تہوار قرار پاتے ہیں۔

تہوار مختلف قوموں کی تہذیب و معاشرت کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ ہر قوم اپنے اعتقاد اور رسوم و رواج کے مطابق اپنے تہوار مناتی ہے۔ بعض قوموں کے تہوار ظاہری آرائش و زیبائش اور مال و دولت کی نمائش کیلئے ہوتے ہیں اور کچھ قوموں کے تہوار قومی قوت و شوکت اور قومی استقلال واستحکام کا اظہار کرتے ہیں۔

اسی طرح اہل عرب بھی سال میں مختلف تہوار مناتے تھے جن میں شراب نوشی، جوا، شعر و شاعری' رقص و سرور کی محفلیں سجائی جاتی تھیں۔ یہ اسلام کا کمال ہے کہ اس نے مسلمانوں کے خوشیاں منانے کو ایک پاکیزہ سانچے میں ڈھال دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عید کی حقیقی خوشی عطا فرمانے سے پہلے رمضان کے روزے فرض کیے۔ ایک ماہ تک دن بھر کھانے پینے سے روکا۔ نفس کی مخصوص خواہشات پورا کرنے سے منع کر دیا اور مقصد یہ بتایا: لعلکم تتقون تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

جب اللہ تعالیٰ کے حکم کو اس کے حقوق و آداب کے ساتھ پورا کر دیا تو روزہ دار کے دل میں نورِ تقویٰ پیدا ہو گیا اسی عظیم نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے مسلمان عظیم اجتماع کے ساتھ دو رکعت نماز عید پڑھ کر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ غرباء کو صدقہ فطر ادا کرکے اپنے روزہ کی کوتاہیوں کو مٹانے کے ساتھ ساتھ ان محتاج افراد کو بھی عید کی خوشیوں میں شریک کرتے ہیں۔

عیدالفطر کا دن ہر مسلمان کے لیے خوشی اور مسرت کا دن ہوتا ہے۔ لیکن عید کا دن بازار کی چہل پہل، گہما گہمی، بچوں کا کھیل کود، کھانے پینے کی محفلوں، ڈش اور ٹی وی دیکھ کر اونچی آواز میں گانے سن کر اور دیگر غیر شرعی تفریحات میں مشغول ہو کر عید کی حقیقی خوشی ہرگز حاصل نہیں کی جا سکتی۔

عید کی صحیح اور حقیقی خوشی کا لطف وہی حاصل کر سکتا ہے جس نے رمضان کے روزے رکھے ہوں، کیونکہ اس عید کا نام ہے (عیدالفطر) یعنی افطار کرنے کی خوشی اور یہ اسی کو حاصل ہو گی جس نے روزے رکھے ورنہ جس نے روزے رکھنے کا اہتمام ہی نہ کیا ہو تو افطار کی خوشی کیسی؟

دوسری طرف اگر روزہ رکھنے والوں نے عید کو اپنے نفس کی ناجائز خواہشات کو پورا کرنے کے لیے منایا تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ رمضان المبارک کے روزے رکھ کر نفس کی تربیت میں کمی رہ گئی یا عید کی خوشی منانے والے کا دل نُورِ تقویٰ سے بالکل خالی ہے اور وہ شخص عید کی خوشیاں محض رسمی طور پر منانے میں مشغول ہے۔

جب ہمیں اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے بعد خوشی کا دن عید الفطر عطا کیا ہے تو ہمیں اسے بالکل ویسے ہی منانا چاہیے جیسے نبی کریم ﷺ اس عید کو منایا کرتے تھے۔ تاہم ذیل میں احادیث مبارکہ کی روشنی میں ان تمام اعمال کو ذکر کیا جاتا ہے جو نبی کریم ﷺ عید الفطر کے دن کیا کرتے تھے تاکہ تمام لوگ عید الفطر کا دن سنت نبوی کے عین مطابق گزار کر اس دن کے تمام فضائل اور برکات حاصل کر سکیں۔

۱) عید کی رات میں حسب توفیق نفلی عبادت کرنا

۲) صبح سویرے اٹھ کر فجر کی نماز باجماعت ادا کرنا

۳) طہارت اور زیب وزینت اختیار کرنا

۴) اچھی طرح غسل کرنا

۵) مسواک کرنا

۶) فاضل بال وناخن کاٹنا

۷) پاک وصاف عمدہ لباس پہننا

۸) خوشبو لگانا

۹) صدقہ فطر ادا نہ کیا ہو تو نمازِ عید سے پہلے ادا کرنا

۱۰) عید کی نماز کے لیے جلدی کرنا

۱۱) عید کی نماز عید گاہ میں ادا کرنا مگر یہ کہ کوئی عذر ہو

۱۲) عید کی نماز کے لیے پیدل جانا

۱۳) عید کی نماز کے لیے جاتے ہوئے یہ تکبیر کہنا

اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ، واللہ اکبر، اللہ اکبر، واللہ الحمد

۱۴) عید الفطر کی نماز کے لیے جانے سے پہلے کچھ کھالینا

۱۵) ایک راستے سے جانا اور واپس راستہ بدل کر کے دوسرے راستہ سے آنا

۱۶) عید کے دن اہل وعیال کے لیے وسعت کرنا

۱۷) تمام لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنا

البتہ عید کی نماز کے بعد ملنا اور معانقہ یا مصافحہ کرنا امر مسنون نہیں ہے، ہاں اگر کسی سے اسی وقت ملاقات ہو یا نماز کے کچھ دیر کے بعد محض ملاقات کی نیت سے مصافحہ یا معانقہ کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس لیے کہ شریعت میں مصافحہ کسی مسلمان سے ملاقات کے بعد ہے نماز کے بعد نہیں ہے۔ تاہم اگر کوئی ضروری سمجھے بغیر اور اسے عید کی سنت نہ قرار دیتے ہوئے اگر کوئی عید کی نماز کے علاوہ کسی وقت میں معانقہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

اللہ رب العزت ہم سب کو ماہ شوال کے چھ روزے اہتمام کے ساتھ رکھنے کی اور عید الفطر رسول اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق گزارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

اسلامی تاریخی معلومات

مولانا محمد عارف صاحب گودھروی صاحب (باڈھ)

سوال: وہ کونسے نبی ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے لوہا نرم کیا تھا؟

جواب: حضرت داؤد۔

سوال: خانہ کعبہ کس نے تعمیر کیا تھا؟

جواب: حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسماعیل ذبیح اللہ، دونوں باپ بیٹوں نے مل کر تعمیر کیا تھا۔

سوال: حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے کس عمر میں خانہ کعبہ تعمیر کیا تھا؟

جواب: حضرت ابراہیم کی عمر 100 سال اور حضرت اسماعیل کی عمر 14 سال تھی۔

سوال: حضرت ابراہیم کے زمانے میں خانہ کعبہ کی پیمائش کتنی تھی؟

جواب: 9 گز اونچی 30 گز لمبی اور 23 گز چوڑی اور بنا چھت کے تھی۔

روزہ کے ضروری مسائل

مفتی عبدالقیوم آرائیں حقانی صاحب مدظلہ

وہ صورتیں جن میں روزہ نہیں ٹوٹتا صرف مکروہ ہوجاتا ہے

1۔ٹوتھ پیسٹ، منجن، مسی، دنداسہ اور کوئلہ وغیرہ سے دانت صاف کرنا جب کہ ان کا کوئی جزء حلق میں نہ جانے پائے۔(شامی،ج:2،ص:216)

2۔بیوی سے بوس وکنار کرنا، معانقہ کرنا اور ساتھ لیٹنا۔(عالمگیری،ج:1،ص:276)

3۔بلاضرورت کسی چیز کو چبانا یا چکھ کر تھوکنا۔(تاتارخانیہ،ج:2،ص:380)

4۔غیبت کرنا۔(شامی،ج:2،ص:400) 5۔لڑنا، جھگڑنا اور گالی گلوچ کرنا، خواہ کسی انسان کو گالی دے یا بے جان چیز کو۔(احکام رمضان المبارک، مسائل روزہ)

6۔خون دینا، پچھنے لگانا، جس سے ضعف کا خوف ہو۔(عالمگیری،ج:1،ص:200)

7۔اپنے منہ میں تھوک جمع کرکے نگلنا۔(عالمگیری،ج:1،ص:199)

8۔بلاعذر رگ کے ذریعے گلوکوز چڑھوانا۔(ماہنامہ البلاغ)

وہ صورتیں جن میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے، صرف قضاء واجب ہوتی ہے

1۔داڑھ نکلوائی اور خون حلق میں چلا گیا۔(شامی،ج:2،ص:396)

2۔کسی مرض کی وجہ سے اتنا خون یا پیپ دانتوں سے نکل کر حلق میں چلا جائے جو لعاب دہن کے برابر یا اس سے زیادہ ہو جس کی علامت یہ ہے کہ تھوک میں ان کا رنگ نظر آئے اور منہ میں ذائقہ محسوس ہو۔(عالمگیری،ج:1،ص:203)

3۔ناک اور کان مین تردوا ڈالنا اور ایسی ناس لینا یا خشک سفوف ڈالنا جس کا دماغ میں پہنچنا یقینی ہو۔(شامی،ج:2،ص:402)

4۔مشت زنی کرنا۔(البحرالرائق،ج:،ص:272)

5۔بیوی کے ساتھ بوس وکنار کرنے کی وجہ سے انزال ہونا۔(عالمگیری،ج:1،ص:204)

6۔ایسی چیز نگل جانا جو عادتاً نہیں کھائی جاتی جیسے کنکر اور لکڑی کا ٹکڑا وغیرہ۔(بدائع،ج:2،ص:99)

7۔ احتلام ہو جانے کی صورت میں یہ سمجھ کر کہ احتلام سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، روزہ افطار کر لینا۔(شامی، ج:2، ص:406)

8۔ بیماری یا کسی مجبوری میں روزہ افطار کر لینا۔(شامی، ج:2، ص:413)

9۔ سحری کا وقت خیال کر کے صبح صادق ہو جانے کے بعد سحری کھالینا۔(الجوہرۃ النیرۃ، ج:1، ص:174)

10۔ یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے افطار کر لینا۔(ہدایۃ، ج:1، ص:207)

11۔ روزہ یاد ہو مگر وضو یا غسل میں بلا اختیار حلق میں پانی چلا جانا۔(عالمگیری، ج:1، ص:202)

12۔ قصداً منہ بھر کر قے کر لینا۔(شامی، ج:2، ص:414)

13۔ لوبان یا عود وغیرہ کا دھواں قصداً ناک یا حلق میں پہنچنا۔(شامی، ج:2، ص:395)

14۔ منہ میں آنسو یا پسینے کے قطرے چلے جائیں اور منہ میں ان کا ذائقہ محسوس ہو اور روزہ دار ان قطروں کو نگل لے۔(عالمگیری، ج:1، ص:203)

وہ صورتیں جن میں قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہیں

1۔ جان بوجھ کر کچھ کھا پی لینا۔(شامی، ج:2، ص:402)

2۔ کسی بزرگ کا تھوک تبرکاً چاٹ لینا یا اپنے بیوی، بچے کا لعاب نگل لینا۔(شامی، ج:2، ص:406)

3۔ مسئلہ معلوم ہو یا نہ ہو اپنی بیوی سے صحبت کرنا جب کہ روزہ یاد ہو۔(شامی، ج:2، ص:406)

4۔ جان بوجھ کر کچا گوشت یا چاول کھالینا۔(شامی، ج:2، ص:406)

5۔ جان بوجھ کر سگار، حقہ، بیڑی اور سگریٹ وغیرہ پینا۔(شامی، ج:2، ص:406)

6۔ اگر کسی نے تھوڑی نسوار روزہ کی حالت میں منہ کے اندر رکھ کر فوراً نکال دی اور اس کا پورا یقین ہو کہ نسوار کا کوئی جزء حلق میں نہیں گیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اگرچہ بالاتفاق مکروہ ہے. مگر چونکہ عادتاً ایسا ہونا (مشکل) ہے کہ نسوار کا جزء حلق میں نہ جائے خصوصاً جب کہ استعمال کرنے والے کافی دیر تک منہ میں رکھے رہتے ہیں اور ذرا دیر رکھنے سے مقصد بھی حاصل نہیں ہوتا اور اس کے رہنے سے لعاب بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے لہٰذا مروجہ طور پر نسوار استعمال کرنا مفسد صوم ہی قرار دیا گیا ہے اور اس سے قضاء کفارہ دونوں واجب ہونگے۔(مسائل روزہ)

روزہ کا کفارہ

رمضان المبارک کا ادائی روزہ توڑ دینے کے کفارہ میں پہلے غلام آزاد کرنا واجب ہے اگر غلام نہ ملے تو دو مہینے لگاتار روزے رکھے اس طور پر کہ ان میں رمضان المبارک شامل نہ ہو اور پانچ دن جن میں روزہ رکھنا منع ہے یعنی عید الفطر و عید الاضحیٰ اور تین ایامِ تشریق درمیان میں نہ آئیں، اگر کفارہ کے روزوں کی مدت میں ایک روزہ بھی چھوڑ دیا یا توڑ دیا خواہ عذر مثلاً بیماری وغیرہ کی وجہ سے ایسا کیا، یا بلا عذر کیا ہو وہ سب روزے کفارہ میں شمار نہیں ہوں گے بلکہ اب پھر نئے سرے سے پے درپے دو مہینے روزے رکھنے ہوں گے۔ (شامی، ج:2، ص:412) لیکن عورت کے لیے حیض کے ایام میں روزہ نہ رکھنے سے ان روزوں کا پے درپے ہونا منقطع نہیں ہوتا اس لئے اس کو نئے سرے سے رکھنے کا حکم نہیں ہے مگر اس کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ جب حیض سے پاک ہو جائے تو متصل ہی پھر روزے شروع کر دے تاکہ پہلے روزوں کے ساتھ اتصال ہو جائے اگر پاک ہونے کے بعد ایک دن بھی ناغہ کر دیا تو اس کو بھی نئے سرے سے دو ماہ کے روزے لگاتار رکھنے لازم ہوں گے۔ (البحر الرائق، ج:2، ص:277)

نفاس والی عورت کا حکم حیض والی عورت کی طرح نہیں ہے بلکہ نفاس لگاتار ہونے کو منقطع کر دیتا ہے اور اس کو نفاس سے پاک ہونے کے بعد نئے سرے سے دو ماہ کے روزے لگاتار رکھنا واجب ہے۔ (البحر الرائق، ج:4، ص:105)

مسئلہ: اگر کفارہ کے روزے چاند دیکھ کر قمری مہینے کی پہلی تاریخ سے شروع کر دیئے تو چاند کے حساب سے پورے دو مہینے کے روزے رکھے خواہ دونوں مہینے کامل یعنی تیس تیس کے ہوں یا دونوں ناقص یعنی انتیس انتیس دن کے ہوں یا ایک کامل اور ایک ناقص ہو، اور اگر چاند کی پہلی تاریخ کے علاوہ کسی اور دن سے روزے شروع کئے تو ساٹھ روزے پورے کرے اگر اس صورت میں انسٹھ روزے پورے کرکے روزہ چھوڑ دیا تو اس پر نئے سرے سے دو مہینے کے روزے رکھنے واجب ہوں گے۔ (زبدۃ الفقہ)

اگر کوئی شخص کفارہ کے دو ماہ کے پے درپے روزے رکھنے پر قادر نہ ہو تو وہ ساٹھ مسکینوں یا ساٹھ فقیروں کو صبح و شام دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے خواہ ان کا پیٹ تھوڑے میں بھر جائے۔ اور اگر کھانا دینا چاہے تو ہر مسکین یا فقیر کو صدقہ فطر کی مقدار کے برابر اناج یا اسکی رقم

دے دے۔(ہندیہ،ج:1،ص:514)

مسئلہ: اگر ایک ہی مسکین کو ایک ہی دن میں کفارہ کا سارا کھانا ایک دفعہ میں یا تھوڑا تھوڑا کر کے دے دیا تو صرف ایک دن کا ادا ہو گا۔ اس لئے ایک کم ساٹھ مسکینوں کو اور دینا چاہئے یہی حکم ایک دن میں ایک ہی فقیر یا مسکین کو کفارہ کے اناج کی قیمت دینے کا ہے یہ صرف ایک دن کا ادا ہو گا۔(ہندیہ،ج:1،ص:513)

اگر کسی نے ایک سال کے رمضان کے دنوں میں کئی دفعہ روزہ توڑا اور کسی روزہ کا بھی کفارہ ادا نہیں کیا تو اس پر اُن سب روزوں کے توڑنے کا صرف ایک ہی کفارہ کافی ہو گا اور اگر ایک روزہ توڑنے کے بعد اس کا کفارہ ادا کر دیا پھر دوبارہ روزہ توڑ دیا تو اب اس کا الگ کفارہ دینا واجب ہو گا اگر کسی نے الگ الگ رمضان کا ایک ایک روزہ توڑ دیا اور دونوں روزوں کا کفارہ ادا نہیں کیا تو دونوں روزوں کا الگ الگ کفارہ دینا واجب ہو گا۔(شامی،ج:2،ص:413)

وہ صورتیں جن میں روزہ مکروہ نہیں ہوتا

1۔ کسی قسم کا انجکشن یا ٹیکہ لگوانا۔(شامی،ج:2،ص:395)

2۔ کسی عذر سے رگ کے ذریعے گلوکوز چڑھوانا۔(بدائع،ج:2،ص:93)

3۔ سخت ضرورت کے وقت خون چڑھوانا۔(البحر الرائق،ج:2،ص:476)

4۔ طاقت کا انجکشن لگوانا۔(شامی،ج:2،ص:395)

5۔ آکسیجن دینا جو خالص ہو اور اس میں ادویات کے اجزاء شامل نہ ہوں۔(مسائل روزہ)

6۔ کلی کرنے کے بعد منہ کی تری نگلنا۔(شامی،ج:2،ص:396)

7۔ اپنا لعاب دہن جو اپنے منہ میں ہو نگل لینا، البتہ اسے منہ میں جمع کر کے نہیں نگلنا چاہئے کہ یہ مکروہ ہے۔(عالمگیری،ج:1،ص:199)

8۔ ضرورت کے وقت کوئی چیز چکھ کر تھوک دینا۔(تاتار خانیہ،ج:2،ص:380)

9۔ دانت اس طرح نکلوانا کہ خون حلق میں نہ جائے۔ یا دانتوں سے نکلنے والا خون نگل لینا بشرطیکہ وہ لعاب دہن

سے کم ہو اور منہ میں خون کا ذائقہ معلوم نہ ہو۔(شامی،ج:2،ص:396)

10۔ نکسیر پھوٹنا جسکا خون پیٹ میں نہ جائے۔(البحر الرائق،ج:2،ص:273)

11۔ چوٹ وغیرہ کے سبب جسم سے خون نکلنا۔(بدائع،ج:2،ص:92)

12۔ کسی زہریلی چیز کا ڈسنا۔ اور مرگی کا دورہ پڑنا۔(ماہنامہ البلاغ)

13۔ بواسیر کے مسوں کو (جن کا محل عموماً پاخانہ کی جگہ کا کنارہ ہوتا ہے) طہارت کے بعد اندر دبا دینا۔(ماہنامہ البلاغ)

14۔ حلق میں بلا اختیار دھواں، گرد وغبار یا مکھی وغیرہ کا چلا جانا۔(شامی،ج:2،ص:395)

15۔ بھول کر کھانا، پینا یا بھول کر بیوی سے بوس وکنار کرنا۔(عالمگیری،ج:1،ص:276)

16۔ سوتے ہوئے احتلام ہو جانا۔(البحر الرائق،ج:2،ص:272)

17۔ کان میں پانی ڈالنا، یا بے اختیار چلے جانا۔(شامی،ج:2،ص:396)

18۔ خود بخود قے آنا۔(شامی،ج:2،ص:103)

19۔ آنکھوں میں دوا یا سرمہ لگانا۔(در مع الرد،ج:2،ص:395)

20۔ مسواک کرنا۔(عالمگیری،ج:1،ص:202)

21۔ سر اور بدن میں تیل لگانا۔(شامی،ج:2،ص:395)

22۔ عطر یا پھولوں کی خوشبو سونگھنا۔ اور دھونی دینے کے بعد اگر بتی یا لوبان کی خوشبو سونگھنا جب کہ ان کا دھواں باقی نہ رہے۔(شامی،ج:2،ص:417/(شامی،ج:2،ص:395)

23۔ رومال بھگو کر سر پر ڈالنا اور کثرت سے نہانا۔(فتاویٰ دار العلوم،ج:6،ص:259)

24۔ بچہ کو دودھ پلانا۔(البحر الرائق،ج:2،ص:278)

25۔ پان کی سرخی اور دوا کا ذائقہ منہ سے ختم نہ ہونا۔(عالمگیری،ج:2،ص:396)

روزہ کے متفرق مسائل

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایسا بیمار ہو کہ روزہ رکھنے سے اس کی بیماری بڑھنے کا یا صحت مزید خراب ہونے کا خطرہ نہ ہو تو اس کو روزہ رکھنا ضروری ہے، صرف معمولی بیماری مثلاً بخار، نزلہ، زکام وغیرہ کا عذر ہو تو روزہ چھوڑنا جائز

نہیں۔(احکام القرآن قرطبی جلد2 صفحہ 276)

مسئلہ: حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو روزہ ناقابل برداشت ہو یا خطرہ ہو کہ اس نے روزہ رکھ لیا تو بچے کی صحت متاثر ہوگی تو وہ روزہ نہ رکھے بعد میں ان کی قضا ہر روزے کے بدلے ایک روزہ رکھ کر کرلے۔

مسئلہ: اگر روزہ رکھنے کے بعد سفر پیش آجائے تو اس روزہ کو پورا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: شرعی سفر کی مسافت اپنے شہر سے 78 کلومیٹر یا اس سے زائد ہے، ایسے مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔(شامی جلد2 صفحہ 123)

مسئلہ: اگر کوئی شخص 78 کلومیٹر سے زیادہ سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، چاہے سفر پیدل، ریل یا ہوائی جہاز کا ہو اس کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت تو ہے مگر روزہ رکھنا بہتر اور افضل ہے اور ماہ رمضان کی تکمیل کے بعد مقیم ہونے کی صورت میں فوت شدہ روزے رکھنا لازمی ہیں۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایسا مریض ہو کہ روزہ رکھنے سے اس کا مرض بڑھنے کا یقین ہو یا مرض بڑھنے کا خوف ہو تو اس کو بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی مقیم جان بوجھ کر روزہ توڑدے تو اس پر قضاء و کفارہ دونوں لازم ہیں۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اتنا بوڑھا ہو کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں یا اس کو کوئی ایسی مہلک اور طویل بیماری لاحق ہو کہ بظاہر اس سے صحت یاب ہونے کی کوئی امید نہیں تو ایسے آدمی کے لیے جائز ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے بدلے فدیہ دیدے۔(شامی جلد2 صفحہ 427)

مسئلہ: ایک روزہ کا فدیہ صدقۃ الفطر کے برابر رقم ہے۔۔اگر کوئی شخص فدیہ دینے کی طاقت نہیں رکھتا ہو تو وہ استغفار کرے اور یہ ارادہ رکھے کہ مال میسر ہوگا تو فدیہ ادا کروں گا۔(شامی)

مسئلہ: ایک اور اہم بات یہ ہے کہ کچھ لوگ سحری کھاتے ہیں، کھاتے ہی رہتے ہیں اور محلہ کی اذان کے انتظار میں ہوتے ہیں۔اور ساتھ میں پانی کا گلاس بھر کے رکھتے ہیں، جیسے ہی اذان ہوتی ہے تو وہ پانی پیتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اذان تو وقت کے ختم ہونے کے بعد آتی ہے یہ اذان کے دوران کھانا پینا تو روزہ کے وقت میں ہوا، اور روزہ کے وقت میں جان بوجھ کر کھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

بچوں کا صفحہ — درخت اور اخلاص

مولانا عبداللہ کلہوڑو صاحب (میر وخان)

حضرت سیدنا مبارک بن فُضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا حسن رضہ سے روایت کرتے ہیں: کسی علاقے میں ایک بہت بڑا درخت تھا، لوگ اس کی پوجا کیا کرتے تھے جسکی وجہ سے اس علاقے میں کفر و شرک بہت تیزی سے پھیل رہا تھا۔

ایک مسلمان شخص کا وہاں سے گزر ہوا تو اسے یہ دیکھ کر بہت غُصّہ آیا کہ یہاں غیر اللہ کی عبادت کی جارہی ہے۔اس کے ایمان نے یہ گوارا نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کی جائے، چنانچہ وہ توحید کے جذبہ کے ساتھ بڑی غضبناک حالت میں کلہاڑا لے کر اس درخت کو کاٹنے چلا۔اسی جذبہ کے تحت وہ درخت کاٹنے جارہا تھا کہ شیطان مردود اسکے سامنے اِنسانی شکل میں آیا اور کہنے لگا: تُو اتنا غصہ میں کہاں جارہا ہے؟

اس نے جواب دیا: میں اُس درخت کو کاٹنے جارہا ہوں جس کی لوگ عبادت کرتے ہیں ۔یہ سُن کر شیطان مردود نے کہا: جب تُو اس درخت کی عبادت نہیں کرتا تو دوسروں کا اس درخت کی عبادت کرنا تجھے کیا نقصان دیتا ہے؟ میری بات مان تُو اپنے اس ارادے سے باز آجا اور واپس چلا جا۔

مسلمان نے کہا: میں ہرگز واپس نہیں جاؤں گا۔ معاملہ بڑھا اور شیطان نے کہا: میں تجھے وہ درخت نہیں کاٹنے دوں گا، چنانچہ دونوں میں کُشتی ہو گئی اور اس مسلمان نے شیطان کو پچھاڑ دیا، پھر شیطان نے اسے لالچ دیتے ہوئے کہا: اگر تُو اس درخت کو کاٹ بھی دے گا تو تجھے اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا؟ میرا مشورہ ہے کہ تُو اس درخت کو نہ کاٹ، اگر تو میری بات مانے گا تو روزانہ تجھے اپنے تکیے کے نیچے سے دو دینار ملا کریں گے۔وہ شخص

کہنے لگا: کون میرے لئے دو دینار رکھا کریگا۔ شیطان نے کہا میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ روزانہ تجھے اپنے تکیے کے نیچے سے دو دینار ملا کریں گے۔ وہ شخص شیطان کی اِن لالچ بھری باتوں میں آگیااور دو دینار کی لالچ میں اس نے درخت کاٹنے کاارادہ ترک کیااور واپس گھر لوٹ آیا۔ جب صبح بیدار ہواتواس نے دیکھا کہ تکیے کے نیچے دو دینار موجود تھے۔ پھر دوسری صبح جب اس نے تکیہ اٹھایاتو وہاں دینار موجود نہ تھے،اسے غُصّہ آیا اور کلہاڑا لے کر پھر وہی درخت کاٹنے چلا۔ شیطان پھر انسان کی شکل میں اس کے پاس آیا اور کہا: کہاں کا ارادہ ہے؟وہ مسلمان کہنے لگا: مَیں اس درخت کو کاٹنے جارہاہوں جس کی لوگ عبادت کرتے ہیں، کیونکہ میں یہ برداشت نہیں کرسکتاکہ لوگ غیر اللہ کی عبادت کریں، لہٰذامیں اس درخت کو کاٹ کر ہی دم لوں گا۔ شیطان نے کہاتُو جھوٹ بول رہاہے،اب تُو کبھی بھی اس درخت کو نہیں کاٹ سکتا۔ چنانچہ شیطان اور اس شخص کے درمیان پھر سے کُشتی شروع ہوگئ۔ اِس مرتبہ شیطان نے اس شخص کو بری طرح پچھاڑ دیااور اس کا گلا دبانے لگا، قریب تھا کہ اس شخص کی موت واقع ہو جاتی لیکن وہ بچ گیا۔ پھراُس نے شیطان سے پوچھا یہ بتا کہ تُو ہے کون؟ شیطان نے کہامیں ابلیس ہوں اور جب تُوپہلی مرتبہ درخت کاٹنے چلا تھاتواس وقت بھی میں نے ہی تجھے روکا تھا لیکن اس وقت تُو نے مجھے گرادیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت تیرا غصہ اللہ تعالیٰ کی رضاکے لئے تھا لیکن اس مرتبہ میں تجھ پر غالب آگیا ہوں کیونکہ اب تیرا غُصّہ اللہ تعالیٰ کی رضاکے لئے نہیں بلکہ دینار نہ ملنے کی وجہ سے ہے۔ لہٰذااب تو کبھی بھی میرا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

اللہ پاک! ہمیں ہر عمل میں اخلاص عطافرمائےاور ریاکاری سے ہماری حفاظت فرما کر ہمیں اپنی رضاکی خاطر عمل کرنے کی توفیق عطافرمائے۔آمین

خواتین کا صفحہ — زکواۃ کے متعلق چند اہم سوال وجواب

جوابات: مفتی عبدالقیوم آرائیں حقانی صاحب مدظلہ

سوال: 1۔ کیا زکواۃ کے پیسوں سے اپنا قرض ادا کرسکتے ہیں؟

جواب: اگر زکواۃ ادا کرنے والا شخص خود مقروض ہے تو پہلے اپنا قرضہ ادا کرے، اسکے بعد جو مال بچے اگر وہ نصاب کے مقدار ہو تو سال گذرنے کے بعد زکواۃ ادا کرے ورنہ اس پر زکواۃ نہیں ہوگی۔ اسی طرح مقروض آدمی زکواۃ کے پیسوں سے اپنا قرض اتار سکتا ہے۔

سوال: 2۔ کیا زکواۃ کے پیسے اپنے بچوں یا والدین پر ضرورت کے وقت خرچ کرسکتے ہیں؟

جواب: نہیں! زکوۃ اپنے بچوں یا والدین کو نہیں دی جاسکتی۔

سوال: 3۔ کیا زکواۃ صرف ماہِ رجب یا شعبان میں ہی ادا کی جاسکتی ہے؟

جواب: زکواۃ ادا کرنے کیلئے ماہِ رجب یا ماہِ شعبان ضروری نہیں ہیں بلکہ سال پورا ہونے کے بعد کسی بھی مہینے میں ادا کی جاسکتی ہے؟

سوال: 4۔ کیا زکواۃ جتنی فرض ہے اتنے پیسے بیک وقت نہ ہوں تو تھوڑی تھوڑی کر کے دو یا تین مہینوں میں ادا کرسکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: 5۔ کیا پیسے نہ ہونے کی صورت میں قرض لیکر زکواۃ ادا کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: زکواۃ واجب ہونے کے بعد اگر پیسے موجود نہ ہوں تو قرض لے کر زکواۃ ادا کی جاسکتی ہے۔ فقط واللہ اعلم (سائلہ: ام عمار سومرو لاڑکانہ)

سوال:6- اگر کسی پر قرض ہے اور اس کے اوپر زکوۃ بھی واجب ہے یعنی موجودہ وقت میں صرف اتنا پیسہ ہے کہ یا تو زکوۃ ادا کر سکتا ہے یا قرض ادا کر سکتا ہے تو پہلے اسے کیا ادا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کسی شخص کے پاس قابلِ زکوۃ اموال موجود ہوں اور جتنی مالیت موجود ہے اتنی ہی مقدار میں اس شخص پر قرض بھی ہے، یا یہ مالیت کم ہے اور قرض زیادہ ہے تو اس شخص پر زکوۃ فرض نہیں ہے۔اسی طرح اگر مقروض کے پاس اتنی مالیت ہے کہ قرض ادا کرنے کے بعد بقیہ مال نصاب کو نہیں پہنچتا بلکہ نصاب سے کم ہے تو اس صورت میں بھی نصاب سے کم مالیت پر زکوۃ نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مقروض ہو اور قرض کی ادائیگی کے بعد بقیہ مال نصاب کو پہنچتا ہو اور سال گزر چکا ہو اس صورت میں ایسے شخص پر قرض ادا کرنے کے بعد بقیہ مال کی زکوۃ ادا کرنا لازم ہے۔ فقط واللہ اعلم (سائل: محمد ھاشم جونیجو لاڑکانہ)

محبت بھرے رویے

مرسلہ: حافظہ عائشہ بتول (مدرسۃ الصالحات لاڑکانہ)

فرض کیجئے! آپ چائے کا کپ ہاتھ میں لئے کھڑے ہیں اور کوئی آپکو دھکا دے دیتا ہے، تو آپ کے کپ سے چائے چھلک جاتی ہے۔ اگر آپ سے پوچھا جائے کہ آپ کے کپ سے چائے کیوں چھلکی؟ تو آپکا جواب یہ ہوگا کہ فلاں نے مجھے دھکا دیا اس لیے چائے چھلکی۔ لیکن یہ غلط جواب ہے بلکہ درست جواب یہ ہے کہ آپ کے کپ میں چائے تھی اس لیے چائے چھلکی۔

اسی طرح جب زندگی میں ہمیں لوگوں کے رویوں سے دھکے لگتے ہیں تو اس وقت ہماری اصلیت ہی چھلکتی ہے۔ آپ کا اصل اس وقت تک سامنے نہیں آتا جب تک آپکو دھکا نہ لگے، تو دیکھنا یہ ہے کہ جب آپکو دھکا لگا تو آپ سے کیا چھلکا؟ صبر، خاموشی، شکر گذاری، رواداری سکون، انسانیت، وقار یا غصہ، کڑواہٹ، جنون، حسد، نفرت، حقارت۔ سمجھ لیجئے کہ ہمیں اپنے کردار کو کس چیز سے بھرنا ہے فیصلہ ہمارے اختیار میں ہے!

اسلام آباد اور راولپنڈی کے مضافات کے لیے

رمضان المبارک کیلنڈر

1445 / 2024ء

سحری کی دعا

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

میں نے کل کے ماہ رمضان کے روزے کی نیت کی

افطار کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي لَكَ صُمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ

رحمت کا عشرہ

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور قائم رہنے والے تیری رحمت کے ذریعے میں مدد چاہتا ہوں۔

مغفرت کا عشرہ

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

میں اللہ سے اپنے تمام گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں جو میرا رب ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ا

نجات کا عشرہ

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

ترجمہ: اے اللہ بے شک تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔

دن	سحری	افطاری	تاریخ
1	04:58 AM	6:14 PM	12 Mar 2024
2	04:57 AM	6:15 PM	13 Mar 2024
3	04:56 AM	6:16 PM	14 Mar 2024
4	04:54 AM	6:17 PM	15 Mar 2024
5	04:53 AM	6:17 PM	16 Mar 2024
6	04:51 AM	6:18 PM	17 Mar 2024
7	04:50 AM	6:19 PM	18 Mar 2024
8	04:49 AM	6:20 PM	19 Mar 2024
9	04:47 AM	6:21 PM	20 Mar 2024
10	04:46 AM	6:21 PM	21 Mar 2024
11	04:44 AM	6:22 PM	22 Mar 2024
12	04:43 AM	6:23 PM	23 Mar 2024
13	04:41 AM	6:24 PM	24 Mar 2024
14	04:40 AM	6:24 PM	25 Mar 2024
15	04:38 AM	6:25 PM	26 Mar 2024
16	04:37 AM	6:26 PM	27 Mar 2024
17	04:36 AM	6:27 PM	28 Mar 2024
18	04:34 AM	6:27 PM	29 Mar 2024
19	04:33 AM	6:28 PM	30 Mar 2024
20	04:31 AM	6:29 PM	31 Mar 2024
21	04:30 AM	6:30 PM	01 Apr 2024
22	04:28 AM	6:30 PM	02 Apr 2024
23	04:27 AM	6:31 PM	03 Apr 2024
24	04:25 AM	6:32 PM	04 Apr 2024
25	04:24 AM	6:32 PM	05 Apr 2024
26	04:22 AM	6:33 PM	06 Apr 2024
27	04:21 AM	6:34 PM	07 Apr 2024
28	04:19 AM	6:35 PM	08 Apr 2024
29	04:18 AM	6:35 PM	09 Apr 2024
30	04:16 AM	6:36 PM	10 Apr 2024